روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 17/اپریل2009ء 20 ربیع الثانی 1430 ہجری 17 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 84

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ان کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبت رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے۔ اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے۔ تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو۔ اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا۔ مگر انہیں کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہیں سے مخصوص ہے کہ حضرت الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔

شاید ایک نادان خیال کرے کہ بعض عام لوگوں کو بھی کبھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ بعض مرد یا عورتیں دیکھتے ہیں کہ کسی کے گھر میں لڑکی یا لڑکا پیدا ہوا تو وہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعض کو دیکھتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے تو وہ مر بھی جاتا ہے۔ یا بعض ایسے ہی چھوٹے چھوٹے واقعات دیکھ لیتے ہیں تو وہ ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔ تو مَیں اس وسوسہ کا پہلے ہی جواب دے آیا ہوں کہ ایسے واقعات کچھ چیز ہی نہیں ہیں اور نہ کسی نیک بختی کی ان میں شرط ہے۔ بہت سے خبیث طبع اور بدمعاش بھی ایسی خوابیں اپنے لئے یا کسی اور کے لئے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن وہ امور جو خاص طور کے غیب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں۔ وہ لوگ عام لوگوں کی خوابوں اور الہاموں سے چار طور کا امتیاز رکھتے ہیں۔ **ایک** یہ کہ اکثر ان کے مکاشفات نہایت صاف ہوتے ہیں اور شاذ و نادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات اکثر مکدر اور مشتبہ ہوتے ہیں اور شاذ و نادر کوئی صاف ہوتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ عام لوگوں کی نسبت اس قدر کثیر الوقوع ہوتے ہیں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو وہ مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ اور ایک گدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔ **تیسرے** اُن سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ان کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔ **چوتھے** ان کے نشانوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں اور محبوب حقیقی کی محبت اور نصرت کے آثار ان میں نمودار ہوتے ہیں اور صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ ان نشانوں کے ذریعہ سے ان مقبولوں کی عزت اور قربت کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اور ان کی وجاہت دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے۔ مگر جن کا خدا سے کامل تعلق نہیں۔ ان میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔ بلکہ ان کی بعض خوابوں یا الہاموں کی سچائی ان کے لئے ایک بلا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے دلوں میں تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر سے وہ مرتے ہیں اور اس جڑھ سے مخالفت پیدا کرتے ہیں جو شاخ کی سرسبزی کا موجب ہوتی ہے۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد22ص 68)

حوض کوثر پر ملنا

غزوۂ حنین کے بعد جب غنائم کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا تو آنحضرت ﷺ نے مکہ والوں کی تالیف قلب کے خیال سے انہیں زیادہ حصہ دیا۔ بعض جوشیلے اور کم فہم انصار کو اس پر شکایت پیدا ہوئی اور انہوں نے کہا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے مگر انعام مکہ والے لے گئے۔ آنحضرت ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے انصار کو ایک علیحدہ جگہ میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ مجھے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو سکے کہ لوگ تو بھیڑ بکری اور اونٹ لئے جاتے ہیں مگر تمہارے ساتھ خدا کا رسول جا رہا ہے۔ انصار کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے بعض نادان نوجوانوں کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا تھا۔ ہم خدا کے رسول کو لیتے ہیں۔ ہمیں دنیا کے اموال کی رغبت نہیں آپؐ نے فرمایا:۔

''اے انصار کے گروہ۔ اب تم مجھے جنت میں حوض کوثر پر ہی ملنا۔''

(مسند احمد حدیث نمبر:12235)

ماٹو شوریٰ 10-2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد)

مصنف حضرات رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔ درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام

ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع:

تعداد صفحات: موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

آفس: 0092476214953

Res:0476214313,Mob:03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل:

tahqeeqj@yahoo.com

tahqeeq@gmail.com

ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 529

امتحانات میں کامیابی کا آسمانی گر

سلسلہ احمدیہ کے قدوسی بزرگ جنہیں حضرت مسیح موعود اور پھر دور خلافت میں تعلیمی فرائض بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی، نہ صرف ہمیشہ اپنے شاگردوں کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے لئے خصوصی دعائیں کرتے تھے۔ چنانچہ غضنفر احمدیت حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سابق افسر مدرسہ احمدیہ و پرنسپل جامعہ قادیان کی نسبت یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ

آپ بے حد دعائیں کرنے والے بزرگ تھے اور شاگردوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کلاس میں فرمایا کہ بعض طلباء تھوکنے، ناک صاف کرنے وغیرہ کے بہانے سے کلاس سے باہر نکل جاتے ہیں اور دیر تک کلاس میں واپس نہیں آتے۔ ایسے طلباء یہ نہ سمجھیں کہ مجھے ان کے جانے کا علم نہیں ہوتا۔ میں ان کی نقل و حرکت سے بخوبی واقف و آگاہ ہوتا ہوں۔ پھر فرمانے لگے کہ جو طالب علم میرے درس میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کرے گا۔ اس کا درس میں شامل ہونا ہی اس کی کامیابی کے لئے ضمانت ہے۔

آپ کے بے شمار شاگردوں میں خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بھی تھے آپ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مولوی صاحب بہت معمور الاوقات بزرگ تھے۔ اگرچہ آپ کی صحت بڑی اچھی تھی اور آخر تک اچھی رہی مگر سلسلہ کے متعدد کام آپ کے سپرد تھے اس لئے آپ کو فرصت کم ہوتی تھی۔ تدریس کے علاوہ آپ افسر مدرسہ کے فرائض بھی ادا فرماتے تھے۔ پھر سلسلہ کے مفتی بھی تھے۔ کم ہی سال ایسے ہوئے ہیں کہ آپ مدرسہ یا یونیورسٹی کا مجوزہ نصاب پورے کا پورا ختم کرا سکے ہوں مگر آپ کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ ہوتا تھا کہ آپ کے شاگرد عموماً اچھے نمبروں پر کامیاب ہوتے تھے۔ جس سال ہم نے مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا۔ اس سال ایک غلط فہمی کے باعث یہ سمجھا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا منشاء ہے کہ علماء کے لئے مولوی فاضل کی ڈگری کی کیا ضرورت ہے وہ سیدھے (مربیان) کلاس میں جایا کریں۔ چنانچہ ہم چند ماہ تک مولوی فاضل کلاس چھوڑ کر حضرت حافظ روشن علی صاحب کے پاس (مربیان) کلاس میں پڑھتے رہے۔ ایک دن مجلس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے برسبیل تذکرہ فرمایا کہ ہمارے علماء کی عمریں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اگر ان کے پاس یونیورسٹی کی سند نہ ہوا کرے تو ان کو دوسرے لوگ جلدی عالم تسلیم نہ کیا کریں۔ اس پر عرض کیا گیا کہ مدرسہ احمدیہ میں تو مولوی فاضل کلاس اس لئے بند کر دی گئی ہے کہ سمجھا گیا تھا کہ حضور کا منشاء ہے کہ سندوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا ہرگز یہ منشاء نہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم جب دوسرے دن دوبارہ مولوی فاضل کلاس میں داخلہ کے لئے گئے تو شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے جو ان دنوں مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے اس بناء پر داخل کرنے سے انکار کر دیا کہ اب تیاری کے لئے وقت تھوڑا ہے تم لوگ فیل ہو جاؤ گے اور مدرسہ کی بدنامی ہو گی۔ جب حضرت مولوی صاحب سے یہ ذکر ہوا تو آپ نے ہمیں فرمایا کہ میں بھی باہر وقت دے کر نصاب ختم کراؤں گا۔ تم لوگ بھی بے شک اپنی ذمہ داری پر داخلہ لے لو۔ چنانچہ دوسرے روز ہم نے سب طلبہ کی طرف سے یہی درخواست دے دی۔ شیخ صاحب مجبور ہو گئے اور پڑھائی جاری ہو گئی۔ حضرت مولوی صاحب دیگر اساتذہ کی طرح مدرسہ کے بعد بھی ہمیں پڑھاتے رہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور ہمارے اساتذہ کی دعاؤں کا نتیجہ یہ تھا کہ ہم ساتوں کے ساتوں کامیاب ہو گئے اور میں اس سال پنجاب یونیورسٹی میں اول نمبر پر پاس ہوا۔

(رفقاء احمد جلد پنجم ص 390-391)

دعاؤں کی حیرت انگیز تاثیرات زرعی نظام پر

حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ ایک ایمان افروز واقعہ:۔

''ناصر آباد میں میری زمینوں پر ایک دوست منشی قدرت اللہ صاحب سنوری مینیجر تھے۔ ایک دفعہ ہم زمین دیکھنے گئے۔ چونکہ سندھ میں صدر انجمن احمدیہ کی زمین تھی۔ اس لئے میرے ساتھ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے۔ وہاں ان دنوں گھوڑے کم ملتے تھے۔ انہوں نے میرے لئے گھوڑا کسی سے مانگ لیا تھا اور دوسرے ساتھی میرے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ منشی قدرت اللہ صاحب نے باتوں باتوں میں بتایا کہ انہیں اس قدر آمد کی امید ہے۔ اس پر چوہدری صاحب اور مرزا بشیر احمد صاحب نے اس خیال سے کہ منشی قدرت اللہ صاحب کو ان کی باتوں کا علم ہو کر تکلیف نہ ہو۔ آپس میں انگریزی میں باتیں کرنی شروع کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ شخص گپ ہانک رہا ہے۔ اتنی فصل کبھی نہیں ہو سکتی۔ ان کا یہ خیال تھا کہ منشی قدرت اللہ صاحب سنوری انگریزی نہیں جانتے۔ مگر دراصل وہ اتنی انگریزی جانتے تھے کہ ان باتوں کو خوب سمجھ سکیں۔ مگر وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہے۔

جب انہوں نے باتیں ختم کر لیں۔ تو منشی صاحب کہنے لگے۔ آپ لوگ خواہ کچھ خیال کریں۔ دیکھ لینا میری فصل اس سے بھی زیادہ نکلے گی۔ جو میں نے بتائی ہے۔ آپ کو کیا معلوم ہے۔ میں نے ہر کھیت کے کونوں پر سجدے کئے ہوئے ہیں اور یہ فصل میری محنت کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ میرے سجدوں کی وجہ سے ہو گی۔ میں نے ہر کھیت کے کونہ پر دو، دو رکعت نماز پڑھی ہے اور چار چار سجدے کئے ہیں۔ اس پر ان دونوں کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس سال گھاٹا رہا۔ لیکن منشی قدرت اللہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ مجھے بھجوایا۔ میں نے سمجھا کہ یہ صدر انجمن کا روپیہ ہے۔ جو غلطی سے میرے نام آیا ہے۔ لیکن دیکھا تو معلوم ہوا۔ یہ میرا ہی روپیہ ہے۔ ساتھ ہی منشی قدرت اللہ صاحب نے مجھے لکھا۔ کہ میرا اندازہ ہے کہ اتنی ہی آمد اور ہو جائے گی۔ میں نے جو پیداوار ابھی تک اٹھائی ہے۔ وہ میں نے ایک ہندو تاجر کے پاس بھیج دی ہے۔ آٹھ ہزار روپیہ میں بطور پیشگی لے کر بھیج رہا ہوں اور میں ابھی اور روپیہ ارسال کروں گا۔ حالانکہ میری زمین صدر انجمن احمدیہ کی نسبت بھی بہت تھوڑی تھی۔ لیکن اس سال تو صدر انجمن احمدیہ کو گھاٹا رہا۔ لیکن مجھے نفع آیا۔ یہ محض منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے سجدوں کی برکت تھی۔''

(رپورٹ مجلس شوریٰ 29-30-31 مارچ 1956ء ص 95-96)

حضرت قدرت اللہ سنوری نے 29 نومبر 1968ء میں بمقام کراچی انتقال کیا اور اب بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں

اندر بھی زمیں کے روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

تعارف کتب

اقلیم خلافت کے تاجدار

نام کتاب: اقلیم خلافت کے تاجدار
مصنف: محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
ناشر: الحافظ پبلیکیشنز
ضخامت: 39 صفحات

وہ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں جنہیں خلافت کی آغوش میں پروان چڑھنے کا موقع ملا۔ مولانا صاحب انہی چند خوش نصیب احباب میں سے ہیں۔

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نے متعدد کتب تالیف کی ہیں۔ تاریخ احمدیت کی تدوین آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ اسی طرح آپ کو 1974ء کی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تشکیل کردہ کمیٹی میں شمولیت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 23/ اکتوبر 1982ء کو مجلس علم و عرفان میں فرمایا:

''مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں ان کو ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے۔''

(الفضل 11 جون 1983ء صفحہ 1)

زیر تبصرہ کتاب ''اقلیم خلافت کے تاجدار'' تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ حضرت مصلح موعود کے دور خلافت پر ہے۔ مولانا صاحب کو 1936ء سے 1965ء تک اس محبوب خدا اور خلیفہ موعود کا مبارک زمانہ پانے کی توفیق ملی بلکہ کم و بیش 11 سال (1953ء تا 1963ء) تک حضرت مصلح موعود جیسی برگزیدہ شخصیت کے مقدس قدموں میں بیٹھنے، فیضیاب ہونے اور قریب سے آپ کے خدا نما چہرہ کو دیکھنے کے بہت سے مواقع میسر آئے۔

مولانا صاحب کے ذاتی مشاہدات اور تجربات کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود حسن و احسان میں بے نظیر تھے اور تاجدار خلافت کی رو سے فضل عمر۔

پھر دوسرا حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے 17 سالہ دور خلافت پر مشتمل ذاتی مشاہدات پر ہے جس میں 1974ء کی اسمبلی کا ذکر بھی مختصراً درج ہے۔

تیسرا اور آخری حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 21 سالہ دور خلافت پر مشتمل چند دلآویز واقعات پر ہے مولانا صاحب کو 1944ء سے آپ کی زیارت کا شرف حاصل رہا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں بعض تاریخی مواقع کی تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں ایسے بزرگان کے علم و معرفت سے مستفید کرے۔ آمین (ا۔ے)

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب

خطبات امام کی اہمیت

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب بنی نوع انسان اپنے خالق حقیقی سے دور جا پڑے تو خدا تعالیٰ بنی نوع انسان پر شفقت فرماتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے اپنے انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے۔ وہ انبیاء اس راہ میں ان گنت جسمانی و روحانی تکالیف برداشت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ وہ انبیاء جب قانون قدرت کے مطابق اپنی عمر پوری کر کے اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو دنیا سمجھتی ہے کہ اب اس سلسلہ کا شیرازہ بکھر جائے گا مگر خدا تعالیٰ اپنی دوسری قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے اور ایسے جانشین کھڑے کر دیتا ہے۔ وہ وجود اس سلسلہ کو متحد رکھ کر اپنے اصل کے مشن کو پورا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ جب آپ کا وصال ہوا تو دنیا نے خوشیوں کے شادیانے بجائے مگر خدا تعالیٰ نے اپنی دوسری قدرت کا ہاتھ دکھایا اور خلافت کا سلسلہ جاری کر دیا۔

چونکہ خلیفہ کا وہی کام ہوتا ہے جو اس کے اصل کا ہوتا ہے اس لئے اس کی آواز پر بھی لبیک کہنا اسی طرح ضروری ہوتا ہے جس طرح اس کے اصل کی آواز پر لبیک کہنا۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خلافت کا مسئلہ کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے۔(۔) خلیفہ کے معنی ہیں کسی کے پیچھے آ کر وہی کام کرنے والا جو اس سے پہلا کیا کرتا تھا۔ اس کی پہچان کے لئے جس کا کوئی خلیفہ ہوگا اس کے اصل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا کام کرتا تھا۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 160)

''خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے۔ ......خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں''۔

(الفرقان مئی، جون 1967 صفحہ 37)

''جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے۔ ...... ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہوں کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہے گی۔ ...... امام کا مقام تو یہ ہے کہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔

(الفرقان مئی، جون 1967 صفحہ 37،38)

آج ہم وہ خوش قسمت ہیں جنہوں نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے وقت کے امام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کی توفیق پائی۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کے لفظ لفظ کو پورے اہتمام سے سنیں اور ان پر کما حقہٗ عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھالیں تا دنیا و آخرت میں فلاح پانے والے ہوں۔

اس زمانے میں جبکہ دنیا لہو و لعب میں مبتلا ہے۔ ٹیلی ویژن کے جس چینل کو دیکھا جائے سوائے فحاشی و عریانی کے کچھ سامنے نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری جماعت کو ایک ایسا چینل عطا فرمایا کہ جو اس زمانہ کی تمام غلاظتوں سے پاک ہے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو ان غلاظتوں سے پاک کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور یہی مقصد امام مہدی کی بعثت کا ہے کہ وہ دنیا جو لہو و لعب میں پڑ کر خدا سے دور چلی گئی ہے اور گناہوں کی دلدل میں دھنس چکی ہے اس کو نکالے اور بچائے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو ایم ٹی اے سے وابستہ کر دیں خاص طور پر اپنے پیارے امام ہمام کے خطبات و خطابات کے وقت اپنے تمام دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر خاص اہتمام کے ساتھ بغور سنیں کیونکہ یہ وقت کے امام کی آواز ہے اور جو اس آواز کو سنے گا وہی اس پر عمل کی توفیق پائے گا۔ ان خطبات و خطابات کے بہت سے فوائد ہیں جیسے خلافت سے محبت بڑھتی ہے، علم اور روحانیت حاصل ہوتی ہے اور صحبت صالحین میسر آتی ہے۔ پھر جس کو خدا تعالیٰ نمائندہ مقرر فرمائے اس کے اندر وہ خود بولتا ہے۔ اس کی آواز پر لبیک کہنے میں ہی برکت ہوتی ہے کیونکہ وہ خدا کی آواز ہوتی ہے اس لئے اس آواز کو سننا چاہیے اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنی پیاری کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔ (سورۃ الانفال: 25)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی طرف آؤ تو منافقوں کو تو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے بہت پرے ہٹ جاتے ہیں۔ (سورۃ النساء: 62)

اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت برا لوٹنے کا مقام ہے۔ قریب ہے کہ وہ غیظ سے پھٹ جائے۔ جب بھی اس میں کوئی گروہ جھونکا جائے گا اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے' کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں' ہمارے پاس ڈرانے والا ضرور آیا تھا پس ہم نے (اسے) جھٹلا دیا اور ہم نے کہا اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری' تم محض ایک بڑی گمراہی میں (مبتلا) ہو۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم (غور سے) سنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم آگ میں پڑنے والوں میں شامل نہ ہوتے۔

(الملک: 9,7 تا 11)

ذکر کی مجالس

ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ذکر کی مجالس کی اہمیت کے بارہ میں بیان فرماتے ہیں:

جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: مجالس علمی یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)

پھر آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے' تیری بڑائی بیان کر رہے تھے' تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں: وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں: تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوا گر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں: وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا۔ وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماشبین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل مجالس الذکر)

علم بڑھانے کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

(ابن ماجہ، مقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب ثواب معلم الناس الخیر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مومن علم حاصل کرے پھر اپنے مومن بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب ثواب معلم الناس الخیر)

خطبات امام سننا اطاعت میں شامل ہے

اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات اور خطابات نہیں سنیں گے تو ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ وقت کا امام ہمیں کس طرف بلا رہا یا ہم سے کیا مطالبہ کر رہا ہے اور جب ہمیں علم ہی نہیں ہوگا تو ہم اطاعت کیسے کریں گے؟ اس لئے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی پوری توجہ سے خطبات و خطابات سنیں اور سنائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں اور میرا بندہ کسی عمل سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہوا ہے جب میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے (تو اس کو قرب عطا کرتا ہوں) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قرب کی تلاش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ گرفت کرتا

ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو اس کو میں ضرور پناہ عطا کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز فجر کے بعد بڑا بلیغ وعظ فرمایا۔ اس وعظ کے نتیجہ میں دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس پر ایک شخص نے کہا: یوں لگتا ہے کہ یہ الوداعی نصیحت ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا تاکیدی حکم دینا چاہتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے، سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی ہو۔ پس تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا اور نئی نئی باتوں کے پیدا کرنے سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہیں۔ پس تم میں سے جو ایسی باتوں کو پائے تو اسے چاہیے کہ وہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع کرے۔ اس بات کو پختگی سے پکڑ لو۔

(سنن الترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع)

حضرت ابوواقد لیثیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اثنا میں کہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین اشخاص آئے۔ ان تین میں سے دو اشخاص رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور ایک چلا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں آگئے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بنے ہوئے حلقہ میں جگہ دیکھی تو وہ اس جگہ پر بیٹھ گیا اور دوسرا شخص ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا منہ پھیر کر چلا گیا۔ جب آنحضرت ﷺ (گفتگو سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں تین اشخاص کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ طلب کی پس اللہ نے اس کو پناہ عطا فرما دی اور دوسرے شخص نے حیا سے کام لیا تو اللہ نے بھی اس کی حیا کی لاج رکھ لی اور تیسرے شخص نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

(صحیح مسلم کتاب العلم باب ماجاء من قعد حیث ینتھی بہ المجلس)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ ...... (ابراہیم: 9)۔ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے: ان عذابی لشدید۔ (ابراہیم:8)

(خطبہ جمعہ 31 جنوری 1903ء خطبات نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہوجائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہوجاؤ۔ (-) پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ۔ مورخہ 28 دسمبر 1953ء)

(سیر روحانی ص 619)

پھر آپ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اسے اپنی صفات بھی بخشتا ہے۔

(الفرقان مئی، جون 1967ء صفحہ 37)

خلفاء کے کام کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

انبیاء علیہم السلام کے اغراض بعثت پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہے کہ خلفاء کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری کرے۔ پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔

(منصب خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 24)

خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔۔۔۔۔ اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں تو پھر خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو ساری جماعت کا ہونا چاہیے اور اس کے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور افکار پر حاوی ہونا چاہیے، وہی اوڑھنا، وہی بچھونا ہونا چاہیے، وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء، خطبات محمود جلد 17 صفحہ 74، 75)

صحبت صالحین

ایم ٹی اے کے فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ صحبت صالحین ہے۔ جس کے تحت خلیفۃ المسیح کی صحبت ہمیں میسر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

”میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک کھڑکی ہو اور ہر ایک سے ہر وقت رابطہ بھی ہو“۔

آپ کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ پورا کر دیا ہے یعنی جب ہم ایم ٹی اے لگاتے ہیں تو ہمیں خلیفۃ المسیح کی صحبت میسر آتی ہے تو گویا حضور ہمارے گھروں میں مہمان ہوتے ہیں اور ہم میزبان اور اس روحانی مائدہ کے حوالے سے میزبانی یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک پیارے حضور کی صحبت پاک سے حصہ لے۔ صحبت صالحین کے حوالے سے حضرت مصلح موعود سورۃ الناس کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کے دل میں پیدا ہونے والی مخفی لہریں بھی دوسروں پر اثر کرتی ہیں کیونکہ فرماتا ہے: کہو ہم پناہ مانگتے ہیں خناس کے وسوسوں سے۔ گویا ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خود تو پیچھے رہتے ہیں لیکن ان کے وسوسے یعنی گندے خیالات دوسروں کے دلوں میں جا پڑتے ہیں۔ اس میں یہ بھی بتایا کہ فضا میں آپ تو نظر نہیں آتے مگر ان کا وسوسہ دل میں آجاتا ہے۔ کس طرح؟ اس طرح کہ ان کے دل میں پیدا ہونے والی لہر چلتی ہے اور اس طرح ان کے گندے خیالات دوسروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس بات کی تصدیق اس سے بھی ہوئی ہے کہ عموماً دیکھا گیا ہے جب کوئی نیا خیال پھیلنے لگتا ہے تو مختلف شہروں میں اس خیال کے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تحقیقات کے متعلق بھی دیکھا گیا ہے۔ مثلاً ڈارون تھیوری ہے اس کے تین شخص مدعی ہیں۔ ایک انگریز، دوسرا جرمن اور تیسرا فرانسیسی۔ لیکن محققین کہتے ہیں کہ ایک ہی زمانہ میں ان تینوں کو یہ خیال پیدا ہوا تھا۔ چنانچہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ تینوں ایک دوسرے کے ہم عصر تھے۔ تو خیالات ایک سے دوسرے کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحبت صالح کا حکم ہے۔ اس میں یہی حکمت ہے خدا کے برگزیدہ بندوں کی بات تو تحریر کے ذریعہ یا دوسروں کی زبانی بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ پھر (-) (التوبۃ: 119) میں صادقوں کی صحبت میں رہنے کا کیوں اشارہ کیا گیا ہے۔......

مسیح موعود کا اپنی صحبت میں رہنے کی تاکید کرنے کا کیا مطلب ہے؟ درحقیقت بات یہ ہے کہ صرف الفاظ اس قدر اثر نہیں رکھتے جس قدر وہ رو رکھتی ہے جو قلب سے نکلتی ہے اور چونکہ ہر قلب ایسا نہیں ہوتا جو اسے دور سے محسوس کرسکے اس لئے قریب ہونے کی وجہ سے چونکہ رو کی شدت بڑھ جاتی ہے اور جلدی اثر ہو جاتا ہے اس لئے قرب کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بتایا گیا کہ جو تیرے زمانہ کے لوگ ہوں گے وہ اچھے ہوں گے اور جو ان سے بعد کے ہوں گے وہ ان سے کم درجہ کے ہوں گے اور جو ان سے بعد کے ہوں گے وہ ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔

......(بخاری کتاب المناقب باب فضائل اصحاب النبی)۔...... دیکھو پانی میں جب پتھر پھینکا جائے تو قریب قریب کی لہریں بہت نمایاں اور واضح ہوتی ہیں اور جوں جوں لہریں پھیلتی جاتی ہیں مدھم ہوتی جاتی ہیں۔ تو گو مٹتی نہیں مگر ایسی کمزور اور مدہم ہوتی ہیں کہ ہر ایک دل انہیں محسوس نہیں کرتا اور جو محسوس کرتا ہے وہ بھی پورے طور پر محسوس نہیں کرسکتا۔ اس لئے جن لوگوں کو روحانیت کی لہر پیدا کرنے والے وجود کا قرب مکانی یا قرب زمانی حاصل ہوتا ہے وہ اس لہر سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعد میں آنے والوں سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

قرب مکانی اور زمانی کے اثر کا عام اور ظاہری ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ آپ لوگوں نے کئی دفعہ تجربہ کیا ہوگا کہ اگر کسی کو کوئی کام کرنے کے لئے خط لکھا جائے تو وہ انکار کر دیتا ہے۔ اگر خود اس کے پاس جا کر کہا جائے تو کام کر دیتا ہے۔ ہر ایک کہنے والا نہیں جانتا کہ اس کی کیا وجہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ منہ دیکھے کا لحاظ کیا گیا ہے لیکن دراصل وہ رو کا اثر ہوتا ہے جو قرب کی وجہ سے زیادہ پڑتا ہے اور اس طرح جس کو کچھ کہا جائے وہ مان لیتا ہے۔ اسی طرح وہی تقریر جو ایک جگہ مقرر کے منہ سے سنی جائے جب چھپی ہوئی پڑھی جائے تو اس کا وہ اثر نہیں ہوتا جو سننے کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت بڑا مزہ اور لطف آتا ہے لیکن چھپی ہوئی پڑھنے سے ایسا مزہ نہیں آتا جس پر کہہ دیا جاتا ہے کہ لکھنے والے نے اچھی طرح نہیں لکھی لیکن بات یہ ہوتی ہے کہ لکھنے والا تو صرف الفاظ ہی لکھتا ہے وہ لہریں جو تقریر کرنے والے سے نکل رہی ہوتی ہیں ان کو محفوظ نہیں کرسکتا اس لئے صرف الفاظ کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا لہروں کے ساتھ ملنے سے ہوتا ہے جو قرب کی وجہ سے سننے والے تک پورے طور پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے

تقریر سننے سے زیادہ اثر ہوتا ہے اور پڑھنے کے وقت ایک تو بعد ہوتا ہے اور دوسرے صرف لفظ ہوتے ہیں اس لئے وہ لطف نہیں آتا نہ اتنا اثر ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ (-) میں مجددین مبعوث کئے جاتے رہے ہیں کیونکہ قرآن کریم کے صرف الفاظ سے وہ اثر نہیں ہوسکتا جو خدا کے صاف کئے ہوئے کسی انسان کے منہ سے نکلنے پر ہوسکتا ہے۔ تو جو لہر کسی وجود سے نکلتی ہے وہ ضرور اثر کرتی ہے اور کبھی ضائع نہیں جاتی۔ یہ الگ بات ہے کہ جو لہر زیادہ زور دار ہوتی ہے وہ زیادہ اثر کرتی ہے اور جو کمزور ہوتی ہے وہ کم اثر کرتی ہے۔ اسی طرح قریب کی چیزوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور بعید پر کم۔ لیکن اثر ہوتا ضرور ہے جس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو غیر ذمہ دار سمجھ کر یہ خیال نہ کرے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

(اصلاح اعمال کی تلقین۔ انوار العلوم جلد 4 صفحہ 233 تا 235)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن کمزوروں کے دل میں ایک اچنبھے کی خاطر ہی سہی تعجب کی وجہ سے ہی سہی ایک شوق تو پیدا ہوا ہے کہ وہ مجھے دیکھیں اور مجھے سنیں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے سے اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہیے کہ جو آئے وہ مستقل آجائے۔ جو ہمارا ہو ہمارا ہو کر رہ جائے۔ آکر چلے جانے والوں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ دل میں بڑی تمنا یہ ہے کہ ساری جماعت ایک مرکز کے گرد اس طرح اکٹھی ہو جائے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنی الگ زندگی کا تصور ہی نہیں کرسکتیں اور الگ زندگی میں وہ Survive نہیں کرسکتیں یعنی ان کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں۔ لازماً اکیلی اکیلی مکھی مر جایا کرتی ہے تو یہی روحانی جماعتوں کا حال ہوا کرتا ہے تبھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے مرکزیت پر اتنا زور دیا ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں اس پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔ پس جو بکھرے بکھرے احمدی ہیں جو کناروں پر چلے گئے جن کا مرکز سے تعلق کمزور ہوگیا ہے اب بہت اچھا موقع ہے کہ ان کو جب وہ ایک دفعہ آجائیں تو انہیں اپنا لیا جائے، ان سے محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے۔ آئندہ ان کو اگر وہ نہ آئیں تو ان کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے جائیں اور کمزوروں کی تلاش کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی کمزور ہے وہاں اس تک پہنچ کر اسے یہ تحریک کی جائے کہ ایک دفعہ آجاؤ، دیکھ تو لو اور پھر رفتہ رفتہ امید رکھتا ہوں کہ جو آجائے وہ آ ہی جاتا ہے خدا کے فضل سے ...... تو اس سلسلے کو اللہ کے فضل سے اور زیادہ عام کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور ہوگا تو سہی کیونکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کی تقدیر ہے جس نے جماعت کو اس نئے دور میں داخل کیا ہے اور اب یہ سلسلہ پھیلنا ہی پھیلنا ہے کوئی دنیا کی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ اس کو ہوا کے رخ پر چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہوگا۔

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 1993ء۔ الفضل 12 جنوری 1993ء ص 2 کالم 2)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہوگا۔ ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے اور قرآن کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔

سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو قرآن اور دین اور محمد رسول اللہ ﷺ اور مسیح موعود سے ان خطبات کے وسیلے سے (-) ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے گا تو پھر دنیا والے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں اور آج خدا نے آپ کو توفیق بخشی ہے کہ سرینام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی بندے کا خلیفہ براہ راست آج آپ سے جمعہ کے دن مخاطب ہے اور یہ جو تاریخی واقعہ ہے یہ ایک ہی دفعہ ہونا تھا اور ایک ہی دفعہ ہو چکا۔ اب یہ دہرایا نہیں جاسکتا۔ خلفاء (-) آئندہ بھی آئیں گے، تقریریں کریں گے، خطبے بھی دیں گے مگر پہلی دفعہ پہلی دفعہ ہی رہتی ہے۔ دہرانے سے وہ دوسری پہلی مرتبہ تو نہیں ہوسکتی تو آپ خوش نصیب ہیں کہ اس تاریخی موقع کے گواہ بن گئے ہیں اس کا شکر ادا کرنا بھی تو ضروری ہے۔ پس حضرت سلیمانؑ کی طرح خدا سے دعا مانگیں اور اس بات کا شکر آپ اس طرح ادا کرسکتے ہیں کہ اپنی اولاد کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں، خلاصوں پر راضی نہ ہوں۔ عام طور پر یہ رواج مربیوں، (-) میں دیکھا جاتا ہے کہ محنت سے جی چراتے ہوئے بجائے اس کے کہ وہ سارے خطبہ کا ترجمہ کرکے پیش کریں اپنی طرف سے وہ اپنے کام کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور اردو میں ایک محاورہ ہے ٹرخانا تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جماعت کو بھی ٹرخا دیا۔ خلیفہ وقت کو بھی ٹرخا دیا اور یہ لکھ دیا کہ ہم نے آپ کے خطبہ کا مضمون عمدگی سے پیش کردیا۔ یہ کافی نہیں ہے۔ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے بات کرنے کا اپنا طریق سکھایا ہے۔ ہر شخص خواہ وہ وہی مضمون بیان کر رہا ہو الگ اثر رکھتا ہے اس لئے اصل طریق یہ ہے کہ اگر آپ میں سے کسی کو اردو سمجھ میں نہ آئے تو مربی سلسلہ پورے خطبے کا ترجمہ اس زبان میں کرے جو زبان آپ کو سمجھ آتی ہے اور وہ ایک ہفتے کے اندر بآسانی ایسا کرسکتا ہے ہاں جہاں تک انگریزی، فرنچ، جرمن کا تعلق ہے اس کا پہلے ہی انتظام ہے۔ دنیا کی بہت تھوڑی جگہیں ایسی ہیں جہاں یہ زبانیں نہ سمجھ آرہی ہوں۔ ہاں عربی کا بھی انتظام ہے تو عربی، انگریزی، جرمن، فرنچ (اردو تو ہے ہی) ان سب میں پہلے سے انتظام ہے۔ صرف وہاں کے مربیوں کو یا آپ کو محنت کرنا پڑے گی جہاں چند علاقوں میں یہ زبانیں نہیں سمجھی جاتیں۔ تو اس پر توجہ کریں اور اس رنگ میں آپ شکریہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے کہ اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء بمقام سرینام)

(الفضل ربوہ 23 ستمبر 1991ء)

اس لئے ہمیں اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنی چاہیے اور قدر یہی ہے کہ ہم ایم ٹی اے اور خاص طور پر اپنے پیارے امام کے خطبات اور خطابات سے بھرپور استفادہ کریں اور نہ صرف خود سنیں بلکہ اپنے تمام اہل خانہ کو بھی سنائیں۔ ان کی نگرانی کریں کہ وہ سنتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ شاکرین میں سے بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

امام بخاری

3 شوال 194ھ مطابق 20 جولائی 810ء عالم اسلام کے عظیم عالم اور محدث امام بخاری کی تاریخ پیدائش ہے۔

امام بخاری، جن کا اصل نام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم تھا۔ بخارا میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد نے جو خود بھی بلند پایہ محدث تھے، آپ کی کمسنی میں ہی وفات پائی۔ آپ کی پرورش آپ کی والدہ نے کی جن کی تربیت کی وجہ سے بچپن سے ہی آپ کو حصول علم اور حفظ حدیث کا شوق پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم بخارا ہی میں حاصل کی اور پھر حصول علم کیلئے اسلامی دنیا کے علمی مراکز کا سفر کیا۔ جن میں حرمین شریفین، بصرہ، کوفہ، بغداد، شام، مصر اور ہرات وغیرہ شامل تھے۔ وطن واپس ہوئے تو باقی زندگی درس و تدریس اور تصانیف میں بسر کردی۔

امام بخاری کی تالیفات میں الجامع الصحیح کو جسے عرف عام میں بخاری شریف یا صحیح بخاری کہا جاتا ہے، ان کی باقی تمام تالیفات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ تھا کہ جب امام بخاری نے اپنے سے پہلے محدثین کے احادیث کے مجموعوں کو پڑھا تو انہوں نے محسوس کیا کہ ان میں ہر قسم کی ضعیف شاذ، منکر بلکہ بسا اوقات موضوع روایات بھی درج ہو گئی ہیں۔ چنانچہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ احادیث کا ایک مجموعہ ایسا ہونا چاہئے جو صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہو۔ ان کے اس عزم کو ان کے استاد اسحٰق بن راہویہ نے اور بھی مضبوط کردیا۔ اور یوں سولہ سال کی محنت شاقہ کے بعد چھ لاکھ احادیث کے مجموعہ میں سے یہ کتاب، جو صحیح بخاری کہلاتی ہے، وجود میں آئی۔

محدثین اور علمائے امت نے اس کتاب کو قرآن مجید کے بعد شریعت اسلامیہ میں صحیح ترین کا لقب دیا ہے صحاح ستہ میں بھی صحیح بخاری کا پہلا نمبر ہے بخاری شریف کی ایک خاص بات اس کے عنوانات کے ابواب کی ایک صحیح ترتیب ہے جس سے امام بخاری کی وسعت علمی اور مہارت فقہ کا ثبوت ملتا ہے۔

اس کتاب کی مقبولیت اور اہمیت کا اندازہ اس کی شرحوں اور حواشی سے بھی ہوسکتا ہے ان کی تعداد دو سو سے زائد ہے ان میں ابن حجر عسقلانی کی شرح فتح الباری جو تیرہ جلدوں میں ہے سب سے بہترین شرح گردانی جاتی ہے۔

امام بخاری کی زندگی کے آخری ایام میں ان پر حاکم کے ایماء سے ایک شخص نے بے بنیاد تہمت لگائی جس پر حاکم نے انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ امام عالم جلاوطنی میں سمرقند کے قریب خرتنگ نامی بستی میں اپنے ایک قرابت دار کے مکان پر پڑے ہوئے تھے کہ وہیں عیدالفطر کی رات ان کا انتقال ہوگیا اس دن عیسوی تاریخ 31/ اگست 870ء تھی۔

☆............☆............☆

ماخوذ

سبزیوں کی اہمیت اوران کے فوائد

ان میں موجود کلوروفل دانتوں کے لئے بہت مفید ہوتا ہے

سبزیاں انسانی صحت کے لئے بے حد مفید ہیں ان کے اندر موجود سبز مادہ کلوروفل زندگی بخش ہے۔ سبزیاں استعمال کرنے والے لوگ بہت کم بیمار پڑتے ہیں چونکہ ان کے اندر قدرت کاملہ نے شفا کی تاثیر رکھ دی ہے۔ سبزیاں جسم انسانی کے اندر موجود زہریلے اور فاسد مادوں کا قلع قمع کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتیں۔ جانوروں میں سے گوشت خور جانور بہت کم ہیں اکثر جانور بھی سبزی پر ہی انحصار کرتے ہیں اور تندرست وتوانا رہتے ہیں۔ ہمارے دودھیل جانور بھی سبزہ کھا کر ڈھیروں دودھ دیتے ہیں جوانسانی زندگی کو قائم ودائم رکھتا ہے۔ سبزیاں زود ہضم ہوتی ہیں اس لئے معدے کی اصلاح کا کام انجام دیتی ہیں گوشت کی طرح معدے پر بوجھ نہیں بنتیں۔ انسان کے دانتوں کی ساخت گوشت خور جانوروں جیسی نہیں بلکہ گھاس پھونس اور سبزیاں کھانے والے جانوروں جیسی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سبزیاں کھانے والے لوگ بہت کم بیماری کا شکار ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سبزیاں انسان کے امیون سسٹم یعنی نظام دفاع کو مضبوط کرتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں گوشت خور قومیں بیماریوں کا زیادہ شکار نظر آتی ہیں۔ ان میں بلڈ پریشر کا مرض عام ہے جسے خاموش قاتل کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ سبزیاں ٹھنڈی تاثیر کے باعث انسانی خون کو موزوں رکھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جولوگ سبزیوں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ بلڈ پریشر کا شکار نہیں ہوتے۔

کدو

سبزیوں میں سے کدو آنحضورؐ کی مرغوب غذا تھی۔ جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کدو میں خداتعالیٰ نے شفا رکھی ہے اس کی تاثیر سرد ہوتی ہے۔ یہ جسم کو تقویت دیتا ہے اور بھرپور غذائیت کا حامل ہے۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو سخت کمزور ہو چکے تھے ساحل پر کدو کی ایک بیل تھی جس پر کدو لگے ہوئے تھے حضرت یونسؑ وہ کدو استعمال کرتے تھے جس نے ان کے جسم کو تقویت دی اور آپؑ صحت مند ہوگئے۔

کدو ایک ایسی سبزی ہے جسے گوشت کے ساتھ پکا کر کھانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے یہ صفراوی اور دموی مزاج لوگوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ ملین طبع ہے اور اس کے استعمال سے کھل کر پیشاب آتا ہے جس سے جسم کے اندر موجود زہریلے مادے خارج ہوجاتے ہیں۔ یہ انتڑیوں کو مرطوب کرتا ہے، تپ دق کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں، اس کے استعمال سے جسم کے اندر ایسی قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے جس سے انسان مرض سل سے محفوظ رہتا ہے۔

مری میں موجود سالی سینی ٹوریم کی ایک تحقیق کے مطابق جولوگ کدو کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں تپ دق اور سل سے محفوظ رہتے ہیں۔ مرض سرسام اور جنون میں اس کا گودا تالو پر رکھنے سے آرام آ جاتا ہے۔ روغن کدو دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور نیند آور ہے اس کے بیجوں کا شیرہ بھی عمدہ تاثیر کا حامل ہے۔ اس کا روغن بھی نکالا جاتا ہے جسے روغن کدو کا نام دیا جاتا ہے۔ صرف ایک سبزی کدو کے اندر بہت زیادہ شفا پائی جاتی ہے۔ کدو کا روغن صفراوی بخاروں اور جریان خون میں بھی مفید ہے سل اور تپ دق میں بھلائے ہوئے کدو کا پانی نچوڑ کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا رائتہ بے حد مفید اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ کدو اسہال میں بھی بے حد مفید ہے یہ صرف ایک سبزی کدو کی افادیت بتائی گئی ہے۔

کوئی سبزی جتنی زیادہ گہری سبزی مائل ہوگی اتنی ہی زیادہ مفید بھی ہوگی۔ پالک اور ساگ میں سبز مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ پالک خون کی اصلاح کرتی ہے اور ساگ کا استعمال معدے کو نرم کرتا ہے اور غذائیت سے بھرپور ہے یہ خون صالح پیدا کرتا ہے۔

جنگلوں میں رہنے والے لوگ سبزیوں پر ہی انحصار کرتے ہیں یہی وجہ ہے وہ کبھی بیمار نہیں پڑتے، انہیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔

جس مقدار میں اور جس تسلسل کے ساتھ ہم آج گوشت استعمال کر رہے ہیں اس کا رواج کسی بھی زمانہ میں نہیں رہا۔ اب تو لوگ مختلف النوع بیماریوں کا شکار ہیں اور اپنی آمدنی کا معتدبہ حصہ ڈاکٹروں کی نذر کر دیتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ گوشت کا بے تحاشا استعمال غیر مفید ہے اس کے باوجود ہم گوشت کھاتے چلے جاتے ہیں اور سبزیوں اور دالوں کو ثانوی حیثیت دینے پر بھی تیار نہیں ہوتے اور ہمیں ان کا ذائقہ بھی نہیں آتا۔ جب بڑے سبزیاں کھانے سے گریز کریں تو بچے کب اسے پسند کریں گے بچے بھی ہر روز گوشت والا سالن کھانے پر اصرار کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ سبزیوں میں وہ قوت اور غذائیت نہیں ہوتی جو گوشت کے اندر موجود ہے۔ ان کا مفروضہ غلط ہے کیونکہ ہماری گائیں بھینسیں سبزہ ہی کھاتی ہیں پھر ان پر منوں کے حساب سے گوشت کس طرح چڑھتا ہے اور دودھ کے اندر چکنائی کس طرح وافر مقدار میں پیدا ہو جاتی ہے جسے ہم استعمال کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سبزیوں کے اندر بھی گوشت کے سارے اجزاء موجود ہوتے ہیں۔

دریائی گھوڑا جو بھاری بھرکم جانور ہے اور پانی سے نکل کر باہر بھی زندہ رہ سکتا ہے اس کی خوراک کا مکمل انحصار صرف گھاس پر ہے وہ پانی سے باہر نکل کر خوب گھاس کھاتا ہے اور پھر پانی کے اندر چلا جاتا ہے۔

خداتعالیٰ نے ہمارے ملکوں کو طرح طرح کی سبزیوں سے نواز رکھا ہے سبزیاں وافر مقدار میں ہمیں دستیاب بھی ہیں ان میں سے ہر سبزی کی اپنی افادیت ہے۔ بھنڈی توری، گھیا توری، ٹینڈے، مٹر، ٹماٹر آلو وغیرہ ہمارے ہاں عام مل جاتے ہیں ان میں سے چند ایک کی افادیت بیان کی جاتی ہے۔ آلو ایک ایسی سبزی ہے جو پوری دنیا میں کثرت سے کھائی جاتی ہے اس کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے، کبھی اس کا سالن بنایا جاتا ہے کبھی اس کے چپس تیار کئے جاتے ہیں کبھی اس کے فرنچ فرائز تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ سبزی بے پناہ قوت کی حامل ہے۔ اس کے اندر غذائیت کے خزانے ہیں۔ یورپ، امریکہ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا میں آلو کثرت سے کھایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سستا مل جاتا ہے مگر اسے بطور سبزی استعمال کرنا ہم اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ساگ اور پالک جو کلوروفل کا خزانہ ہیں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے مگر اسے بھی بہت کم لوگ استعمال کرتے ہیں سارا زور گوشت پر لگاتے ہیں جو اس قدر مہنگا ہے کہ عام شخص اسے خرید کر نہیں کھا سکتا۔

کریلا

کریلا جو ایک بے حد مفید سبزی ہے ہمارے ہاں عام ملتا ہے یہ بے پناہ افادیت کی حامل سبزی ہے۔ یہ سبزی ملین طبع اور مقوی معدہ ہے اس کا استعمال پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے اسے چنے کی دال اور گوشت کے ہمراہ بھی پکا کر کھایا جاتا ہے۔ یہ صفرا اور بلغم کو دور کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ سرد مزاج والے افراد کے معدوں کو تقویت بخشتا ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ فالج، لقوہ، جوڑوں کے درد، نقرس، ذیابیطس، رعشہ، یرقان، تلی کے ورم میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے کریلے کا پانی اور اس کا سفوف بنا کر استعمال کرنا بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے، پتے کی پتھری کو دور کرنے کے لئے کریلے کا پانی دو دو تولہ صبح وشام روغن زیتون اور دودھ میں ملا کر پینے سے پتھری ٹوٹ کر خارج ہوجاتی ہے۔ افریقہ میں اس کے پکے ہوئے بیج روغن بادام شیریں میں گھوٹ کر زخموں پر لگاتے ہیں۔

میتھی

میتھی ہمارے ہاں عام دستیاب ہے اس کی افادیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کو آلو کے ہمراہ پکا کر لذیذ سالن تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے اور بیج دوا کے طور پر مستعمل ہیں اسے خشک کر کے سالنوں میں ڈالنے سے ذائقہ دوبالا ہوجاتا ہے۔ یہ معدے کے زہریلے مادوں کو باہر نکالتی ہے، جگر اور گردوں کے لئے اس کا سالن استعمال کرنا بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

مٹر

مٹر اپنے موسم میں ہمارے ہاں وافر مل جاتے ہیں اس کے اندر لحمیات کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ آلو کے ہمراہ مٹر کا سالن بے حد لذیذ اور قوت بخش ہوتا ہے۔ یہ گوشت کی کمی کو پورا کرتا ہے اور جسم کو طاقت دیتا ہے۔

اس کے علاوہ جتنی بھی دالیں ہیں یہ بھی سبزیوں سے ہی حاصل ہوتی ہیں یعنی ان کا اصل بھی سبزی ہے اور یہ سبزی کی ایک خشک شکل ہے۔

بھنڈی

بھنڈی بھی بڑی لذیذ ہوتی ہے یہ جسم کو ٹھنڈک اور فرحت بخشتی ہے اور بدن کی اصلاح کرتی ہے۔

سبزیاں کھانے والے لوگوں کے دانت مضبوط رہتے ہیں انہیں کیڑا نہیں لگتا اور صاف وشفاف رہتے ہیں کیونکہ ان کے اندر موجود سبز مادہ کلوروفل دانتوں کی حفاظت اور صفائی کا کام بھی انجام دیتا ہے اس کے مقابلے میں گوشت کھانے والے اصحاب کے دانت جلد خراب ہوجاتے ہیں۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 29/اپریل 2007ء)

رشتوں کے سلسلہ میں بچیوں کی پسند ناپسند

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 23/اگست 2003ء کو فرمایا:۔

بچیوں کے رشتوں کے معاملے ہوتے ہیں۔ گو ماں باپ اچھا ہی سوچتے ہیں سوائے شاذ کے جو بیٹی کو بوجھ سمجھ کر گلے سے اُتارنا چاہتے ہیں۔ بچیوں کو اُن کے رشتوں کے معاملے میں (دین) یہ اجازت دیتا ہے اگر تم پر زبردستی کی جا رہی ہے تو تم نظامِ جماعت سے، خلیفۂ وقت سے مدد لے کر ایسے ناپسندیدہ رشتے سے انکار کر دو۔ لیکن یہ اجازت پھر بھی نہیں ہے کہ اپنے رشتے خود ڈھونڈتی پھرو۔ بلکہ رشتوں کی تلاش تمہارے بڑوں کا کام ہے یا نظامِ جماعت کا۔ ہاں پسند ناپسند کا تمہیں حق ہے۔ جس لڑکے کا رشتہ آیا ہے اس کے حالات اگر جاننا چاہو تو جان سکتی ہو۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ دُعا کر کے شرح صدر ہونے پر رشتے طے کرنے چاہئیں۔ رشتوں کے بارے میں آزادی کے نام نہاد دعویدار تو یہ آزادی عورت کو آج دے رہے ہیں، (۔) نے آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کو یہ آزادی قائم کر دی۔ (روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو لکھتے ہیں۔

واقفہ نو عزیزہ طیبہ مقبول بنت مکرم ڈاکٹر مقبول مبارک صاحب حوالہ نمبر 2040B آف میانوالی شہر نے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے تحت منعقد ہونے والے ابتدائی امتحان جنوری 2008ء کے NSTC میں حصہ لیا۔ جس میں 48 بچے منتخب ہوئے۔ بعد ازاں ان بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف بائیوٹیکنالوجی اینڈ جینیٹک انجینئرنگ فیصل آباد ٹریننگ کے لئے بلایا گیا 5 روز کی ٹریننگ کے بعد دوبارہ ٹیسٹ ہوا جس میں عزیزہ اول آئی اس میں 13 بچوں کا انتخاب ہوا جنہیں اگلے مرحلے کے لئے جنوری 2009ء میں دوبارہ تربیت دی گئی اور اس میں 4 بچوں کا انتخاب ہوا عزیزہ موصوفہ اس میں بھی اول قرار پائی۔ اب یہ چاروں بچے امسال جاپان میں منعقد ہونیوالے International Biology Olmpaid میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ جس میں پاکستان سمیت 64 ممالک کی ٹیمیں حصہ لیں گی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ طیبہ مقبول وہاں بھی اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھنے کی توفیق پائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم نبی سرور ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 4/اپریل 2009ء کو خاکسار کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام امۃ البصیر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی منظور فرمالیا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام نبی صاحب آف بھون ضلع چکوال کی پوتی اور مکرم مسعود احمد صاحب صدر جماعت پنڈھ بیگوال ضلع اسلام آباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

تبدیلی نام

❁ مکرم محمود نعیم احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام محمد نعیم احمد ولد محمد احمد کی بجائے محمود نعیم احمد ولد محمد احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اس نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

تقریب آمین

❁ مکرم ضیاء اللہ صاحب منگلا معلم وقف جدید چک نمبر 426ج۔ب کانا کاونٹا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم رستگار احمد منگلا واقف نو نے 14/اگست 2008ء کو بعمر چھ سال آٹھ ماہ قرآن کریم کا پہلا دور خلافت جوبلی کے سال میں مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ 20/اگست 2008ء کو تقریب آمین احمدیہ بیت الحمد کانا کاونٹا ضلع ٹوبہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم سنا۔ بچے کو قرآن کریم سکھانے میں اس کی والدہ نے خوب محنت کی ہے اور زیادہ تر حصہ انہوں نے ہی پڑھایا ہے۔ عزیزم رستگار احمد مکرم محمد یوسف صاحب منگلا کا پوتا اور مکرم رائے اللہ بخش صاحب منگلا (ثانی) کی نسل سے ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی آنکھیں قرآن کریم کے نور سے ہمیشہ روشن رکھے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت ارشاد وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ المصور بعمر 15 سال جو کہ نہم جماعت کی طالبہ علم ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ نیز صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت ارشاد وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تائی محترمہ پھاپل مائی صاحبہ اہلیہ مکرم واحد بخش رند صاحب مرحوم بیت دریائی ضلع مظفر گڑھ بعمر 75 سال مورخہ 9/اپریل 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اسی روز مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم جمیل احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم قادر بخش خان صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ نے کروائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے نیک، دعاگو اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

❁ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جو بھی بچے بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کریں۔
2۔ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کریں۔
3۔ قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ سیکھیں۔
4۔ کتب حضرت مسیح موعود اور ملفوظات میں سے کچھ حصہ روزانہ پڑھیں۔ نیز روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ کو بھی ضرور پڑھتے رہیں۔
5۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔
6۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ کلاسیں دیکھیں اور سنیں۔
7۔ مقامی جماعت میں ہونے والے درس ضرور سنیں۔
8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔
9۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق معلومات خاص طور پر حاصل کریں۔
10۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب ''دینی معلومات'' اور ''معلومات'' کو اچھی طرح پڑھ لیں تاکہ اس میں سے کوئی سوال پوچھنے پر جواب دے سکیں۔
11۔ روزنامہ الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔
12۔ پانچ بنیادی اخلاق (سچ کی عادت، نرم اور پاک زبان کا استعمال، وسعت حوصلہ، ہمدردی خلق اور مضبوط عزم وہمت) پرکاربند ہوں۔
13۔ قناعت کی عادت ڈالیں۔
14۔ اردو زبان کا بنیادی علم حاصل کریں۔ روزنامہ الفضل، جماعتی رسائل، ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ، باقاعدگی سے پڑھیں۔
15۔ آپس میں اردو بول چال کی مشق کریں۔
16۔ اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی دیکھنے کی عادت ڈالیں۔
17۔ انگریزی اخبار میں سے کوئی خبر پڑھ کر سنانے کی مشق کریں۔
18۔ میٹرک تک کی انگلش اور گرائمر کو پختہ کریں۔
19۔ میٹرک تک کی عربی کا بنیادی علم حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

حضرت مولوی نور محمد صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 17/اپریل 1889ء

حضرت مولوی نور محمد صاحب مانگٹ پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مولوی عبداللہ تھا۔ بیعت کے ریکارڈ کے مطابق مانگٹ ضلع لودھیانہ میں لکھا ہے۔

آپ کی بیعت 17/اپریل 1889ء کی ہے اور آپ کا نام نمبر 86 پر رجسٹر بیعت میں درج ہے۔

حضرت اقدس نے ازالہ اوہام، آئینہ کمالات اسلام میں آپ کا نام درج فرمایا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس کے معاصر علماء میں آپ کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی تھی۔

پلاٹ برائے فروخت

❁ مکرم سید قاسم احمد صاحب ناظر امور خارجہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ جلسہ گاہ کے ساتھ بیوت الحمد جانے والی سڑک پر ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ برائے فروخت ہے۔ رابطہ مکرم سید شاہد احمد صاحب فون نمبر: 0334-6365887

اپنے دل سے پوچھئے

الفضل جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی اور دینی اخبار ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ ہے۔ آپ الفضل کی اشاعت بڑھانے کے لئے کیا کچھ کررہے ہیں؟ اپنے دل سے پوچھئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

اپنا علاج خود کیجئے
آج کل علاج معالجہ بہت مہنگا ہو چکا ہے آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر بآسانی اپنا علاج خود کر سکتے ہیں۔ بفضل خدا ہماری ویب تجارتی کم اور رفاہی زیادہ ہے۔ کمپیوٹر یا انٹرنیٹ نہ ہونے کی صورت میں کسی نیٹ کیفے سے کسی کی مدد لے لیجئے۔ ہمارے چند خصوصی معالجات۔ جوڑوں کا درد، الرجی، دمہ، ہائی بلڈ پریشر، بے اولادی (بوجہ سپرم پرابلم) خصوصی کمزوری، گیس، بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش وغیرہ ہمیں کال کیجئے ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رابطہ کریں۔ فون 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) مظہر ہسپتال احمد نگر ربوہ
0334-6372686-047-6211544
Email:drmazhars@yahoo.com
Email:drmazharsca@yahoo.com
web:drmazhar.com

نیلامی ملبہ کوارٹر وسامان

احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر72 کا ملبہ نیلام کرنا مقصود ہے۔ مورخہ 20/اپریل 2009ء کو بوقت 9:30 بجے صبح نیلامی ہوگی۔ خواہشمند احباب موقع پر آکر مستفید ہوسکتے ہیں۔ نیلامی بذریعہ بولی ہوگی اور رقم موقع پر نقدی کی صورتمیں وصول کی جائے گی۔

نظامت جائیداد کے سٹور میں درج ذیل سامان موجود ہے۔ اس سامان کی نیلامی مورخہ 22/اپریل 2009ء کو بوقت 9:30 بجے نظامت جائیداد کے سٹور میں ہوگی۔ خواہشمند احباب استفادہ فرمائیں۔

سامان

الماریاں لکڑی، ریک لکڑی، میز، ٹائر، سیلنگ فین کرسیاں۔ دیگر لوہے اور لکڑی کا متفرق سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خبریں

چارسدہ، پولیس چوکی پر خودکش حملہ
10 اہلکاروں سمیت 16 افراد جاں بحق

چارسدہ میں پولیس چیک پوسٹ پر خودکش حملے میں 10 پولیس اہلکاروں سمیت 16/افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوگئے۔ ڈی ایس پی تنگل سرکل بہادر خان بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں۔ حملہ آور نے ہری چند چیک پوسٹ سے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ٹکرادی۔ جائے وقوعہ سے حملہ آور کا سر اور دیگر اعضاء مل گئے، اہلکاروں نے اسے روکنے کے لئے فائرنگ بھی کی۔

انتہا پسند ہندوؤں کا پاکستانی صحافیوں پر
حملہ، تشدد

بھارت میں انتہا پسند ہندو تنظیم سری رام سینا کے کارکنوں نے پاکستانی صحافیوں پر حملہ کیا ہے۔ بھارتی ٹی وی کے مطابق نئی دہلی کے انٹرنیشنل سینٹر میں جاری پاک بھارت فورم کے دوران پاکستانی صحافی رحیم اللہ یوسف زئی ایک آرٹیکل پڑھ رہے تھے کہ ناقص سیکیورٹی انتظامات کی وجہ سے سرم رام سینا کے کارکنوں نے شرکاء کے بھیس میں ہال میں گھس کر دھاوا بھول دیا اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ پاکستانی صحافیوں پر کرسیاں بھی پھینکیں۔ سیکیورٹی فورس کی موجودگی کے باوجود کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا اور انتہا پسند ہندو پاکستانی صحافیوں پر حملے کے بعد اطمینان سے چلے گئے۔

سوات میں شریعت نہیں نظام عدل نافذ
کیا، امن نہ ہوا تو نظر ثانی کر سکتے ہیں

صدر زرداری نے کہا ہے کہ سوات میں شریعت نہیں نظام عدل نافذ کیا گیا ہے۔ امن قائم نہ ہونے پر حکومت نظام عدل معاہدے پر نظر ثانی کرسکتی ہے۔ ٹوکیو میں پاکستانی کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فرینڈز آف پاکستان معاشی صورتحال کی بہتری کیلئے اچھا فارم ہے، ہنگامی امداد نہ ملنے کی صورت میں دہشت گرد طاقتور ہوسکتے ہیں دنیا پاکستان کو معاشی بحران سے نمٹنے کے لئے ہنگامی امداد دے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 17/اپریل

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	1:08
غروب آفتاب	7:40

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ADVANCED HOMOEOPATHY
(52 سالہ ریسرچ) 7 نئے زاویوں سے
پرانے مریضوں کا علاج
کروایئے سیکھئے۔ (فیس جو آپ دے سکیں)
سجاد ہومیو اکیڈمی ربوہ: 0334-6372030

مکان کرائے کے لئے خالی ہے
3 عدد کمرے ایک عدد کچن 2 عدد باتھ روم ایک عدد سٹور
مکان نمبر 28/1 دار الصدر شمالی ربوہ
رابطہ کیلئے: 047-6215120

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

FD-10